۱۱۔ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ (اور نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے)

قتل کے حقیقی معنی "جان سے مارنے" کے ہیں یا مجازی معنی انبیاء کی دعوت کو بے اثر کرنے کے لیے جدوجہد کرنے کے ہیں؟ ہمارے نزدیک یہاں اس کے حقیقی معنی مراد ہیں، کیونکہ یہاں حقیقی معنی متعذر نہیں ہیں، قرآن و حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

قرآن حکیم

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (پ ۱۔ بقرہ ع ۱۱)

"پھر بعض کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو تم قتل کرتے تھے"۔

تکذیب انہی مساعیٔ سیئہ کا نام ہے جو دعوتِ انبیاء کو بے اثر اور ناکام کرنے کے لیے انجام دی جاتی ہیں، اس کے بعد کہا کہ ایک گروہ کو تم قتل کرتے رہے ہو۔ ظاہر ہے کہ دونوں کا مفہوم ایک نہیں ہو سکتا، پہلے کا جو ہے وہ دوسرے کا نہیں ہے، جو دوسرے کا ہے وہ پہلے کا نہیں ہے۔ لازماً یہی تصور کیا جائے گا کہ تکذیب کے بعد قتل کا ذکر حقیقی معنوں میں آیا ہے۔

روایات

حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت میں سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو نبی نے قتل کیا ہوگا یا جس نے نبی کو قتل کیا ہوگا۔

حدثنا عبد الصمد حدثنا ابان حدثنا عاصم عن ابي وائل عن عبد الله يعني ابن مسعود ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ نَبِيًّا وامام ضلالة وممثل من الممثلين (ابن کثیر ص ۱۰۳ بحوالہ احمد)

اس روایت نے قتل انبیاء کے امکان کو ثابت کر دیا ہے جو لوگ اس کے قائل نہیں ہیں۔ وہ اس کو شرعاً ناممکن تصور کرتے ہیں۔ بہرحال قتل انبیاء شرعاً ناممکن نہیں ہے۔ حضرت علیؓ نے بھی اس امکان کو تسلیم کیا ہے وہ فرماتے ہیں: والله لئن مات او قتل لنقاتلن على ما قتل عليه (رواہ الطبرانی والحاکم) خود قرآن نے اس امکان کی طرف اشارہ کیا ہے: اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ (آل عمران) اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ان کا قتل بھی ہوا یا نہیں؟ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہوا! ذیل کی روایات ملاحظہ فرمائیں۔

ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت آئی ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک ہی دن میں تین سو نبی قتل کیے۔